













# لفظ 'کافر' میں اہانت کا مفہوم نہیں ہے!

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی  
 میڈیا سے معلوم ہوا ہے کہ ہندو تو کی علم بردار تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے ایک مرکزی لیڈر اور نظریہ ساز شری رام مادیو نے مسلمانوں کو ایک فارمولہ پیش کیا ہے، جس سے وہ بھارت میں سکون کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس فارمولے کے تین نکات ہیں: (1) مسلمان غیر مسلموں کو کافر نہ کہیں۔ (2) وہ خود کو عالمی مسلم امت کا حصہ سمجھنا ترک کر دیں۔ (3) وہ نظریہ جہاد سے خود کو الگ کر لیں۔  
 اس وقت مذکورہ فارمولے کے صرف پہلے نکتے پر کچھ اظہارِ خیال مقصود ہے۔ موجودہ دور میں لفظ 'کافر' کو گالی کے مثل سمجھا لیا گیا ہے۔ اس لیے جب مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں برا بھلا کہا جا رہا ہے اور مطمئن کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر مسلمان اس ملک میں پر امن بنانے یا ہم چاہتے ہیں تو دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس لفظ کا استعمال ترک کر دیں۔  
 حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے، اس لیے ان کے اس مطالبے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔  
 'کافر' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں 'نہ ماننے والا'۔ اسلام کی کچھ بنیادی تعلیمات ہیں۔ کچھ لوگ اس کو ماننے میں کچھ نہیں مانتے۔ اسلام کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ ہر انسان کو آزادی دیتا ہے کہ چاہے اس پر ایمان لائے، چاہے نہ لائے۔ قرآن مجید میں ہے: "وین کے معاطے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔" (البقرہ: 256) ہتھیار اسلام کو بھی سختی سے منع کیا گیا کہ ایمان لانے کے معاطے میں کسی پر جبر سے کام نہ لیں: "اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوئی (کہ زمین میں سب مومن و فرماں بردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں؟" (یونس: 99)

# کفر اور کافر

## قرآن کی روشنی میں

گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ جنہیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے دوستانہ تعلقوں سے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ ان سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔" (الممتحنہ: 9-8)  
 اس تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ لفظ 'کافر' میں دوسرے مذاہب والوں کے لیے اہانت یا تذلیل کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یہ بات سمجھائی جائے تو ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ سے وابستگی کے زمانے میں، سابق امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سید جلال الدین عمری، جو ان دنوں ادارہ کے سکرٹری تھے، انھوں نے مجھے اس موضوع پر کام کرنے کی ہدایت کی۔ یہ کتاب مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز ذیلی سے 'کفر اور کافر قرآن کی روشنی میں' کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔ صفحات: 60، قیمت: 30 روپے۔  
 مولانا سید جلال الدین عمری کے ایک کتابچے میں بھی اس موضوع سے بحث ملتی ہے۔ اس کا نام ہے: 'بعض اسلامی اصطلاحات اور ان کی تشریح'۔ اس کی اشاعت بھی مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز ذیلی سے ہوئی ہے۔

# مصیبت میں مومن کا کردار: سچے واقعات کی روشنی میں

نہانے کا غنڈہ اور پینے کا پانی ہے۔" (سورہ ص: ۴۳)  
 دھران کی بیوی کو خیال آ رہا تھا کہ وہ دیر کر رہے ہیں۔ جب وہ واپس پلٹے تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام بیماریاں دور کر چکے تھے اور وہ بہت سینن لگ رہے تھے۔ جب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا تو (نہ پہچان سکی اور ان سے) پوچھا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت پیدا کرے، کیا تو نے اللہ کے نبی، جو بیمار ہیں، کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ جب وہ نبی محمد تھے تو تجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں وہی (شایب) ہوں (اب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے)۔ ایوب علیہ السلام کے دو حکیمان تھے، ایک گندم کا تھا اور ایک جو کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ بدلیاں سمجھیں، ایک بدلی گندم والے حکیمان پر آ کر سونا برسنے لگی اور دوسری جو والے حکیمان پر آ کر چاندی برسنے لگی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے سمجھتی دے دی اور مال شیر بھی عطا کر دیا۔ (مسلسلہ صحیح: 3872)  
 ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ نے گواہی دی ہے: انا وجدنا وصاراً یعنی ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا اور صبر کا انعام انہیں یہ مالک جو مال ہلاک ہو گئے تھے، اس کا کافی کنا عطا فرمایا اور بیماری سے نجات دے کر صحت مند بھی بنا دیا۔ ہمیں بھی مصیبت میں صبر کر کے اللہ سے مدد طلب کرنی چاہئے۔  
 (3 نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یا ایہا الٰہین آمنوا استجبوا لقرآن والصلوات وان اللہ یشرف علی الصابرين (البقرہ: 153)  
 ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔  
 پریشانی کے وقت پیارے رسول کا سوہہ دیکھیں۔  
 عن حدیثہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤذینہ امر صلی (صحیح ابی داؤد: 1319)  
 ترجمہ: حدیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے یعنی فوراً نماز میں لگ جاتے۔  
 اسی طرح یہاں پر نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات ملنے والا سچا و تقویٰ ملاحظہ فرمائیں۔  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ (خود کو ملک سے) ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ علیہ السلام سے پوچھا بیگمیا کی ابراہیم نے عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہاری کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ چھلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، یا بادشاہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں۔



(صحیح بخاری: 2272 - حدیث کا مفہوم)  
 اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ مصیبت میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے، اسی سے نجات کے لئے مدد مانگنا ہے، وہی نجات دینے والا ہے جس طرح ان تین لوگوں کو نجات دیا۔  
 (2) صبر کے ذریعہ مصیبت سے نجات: مصیبت کے وقت ایک مومن کا دوسرا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کرتا ہے اور ہر قسم کی بے صبری، جزع فرغ اور غلو سے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! تم نماز اور صبر کے ذریعہ مدد طلب کرو۔ جب ہم مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں جیسا کہ ایبومی اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزرا ہے تو اللہ کی مدد نازل ہوتی اور نجات کا راستہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ سیدنا امیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نبی ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ قریب و بعید کے تمام رشتہ دار بے رشتی کر گئے، البتہ ان کے دو بھائی سح و شام ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آیا تو جانتا ہے، اللہ کی قسم! (میرا خیال یہ ہے کہ) ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے، جو چنانچہ ان میں سے کسی فرد نے نہیں کیا؟ اس کے سچائی نے کہا: وہ کون سا؟ اس نے کہا: (دیکھو) اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں کیا کہ اس کی بیماری دور کر دے۔ جب وہ بوقت شام ایوب کے پاس آئے تو ایک نے بے صبری میں وہ بات ذکر کر دی۔ ایوب علیہ السلام نے (ان کا الزام سن کر) کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس قسم کی کوئی بات میرے علم میں تو نہیں ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ دو آدمیوں کے پاس سے میرا گزر ہوتا تھا، وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوتے تھے، وہ مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے دینے اور میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا اور ان وجہ سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا تھا کہ نہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے مجھے ناحق انداز میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ نہ دیا ہو۔ ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تھے، جب وہ قضائے حاجت کے لیے لوٹتے تو ان کی بیوی ان کو ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیتی تھی، حتیٰ کہ وہ اپنی جگہ پر کھینچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ لیٹ ہو گئے اور (ان کی بیوی ان کے انتظار میں رہی) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وہی کی: "اپنا پاؤں مارو، یہ

(گئی) ایبومی رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزار ہو کر اظہار فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی تم کے وقت) چلا کر رونے والی سرمنڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی کو توتوں سے اپنی بیزارگی کا اظہار فرمایا تھا۔  
 اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں کہ ایک صحابی انتہائی تکلیف میں صبر و ضبط سے کام لے رہے ہیں اور بیوی کو ایسے عالم میں خود ہی فرمان رسول سارے ہیں تاکہ وہ بھی شوہر کی طرح حکم رسول پر عمل کرے۔  
 مصیبت و پریشانی آنے کی وہ وجوہات ہیں۔ ایک وجہ انسان کی خود کی غلطی ہے جس کی پاداش میں اللہ بطور سزا مصیبت بھیجتا ہے اور دوسری وجہ آزمائش ہے یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کے مقام و مرتبہ بلند کرنے اور متعدد انعام و اکرام کے طور پر انسان پر مصیبت نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:   
 وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا تُسَبِّحُونَهَا كَبِّرُوا لِلَّهِ وَقُلُوا حَمْدُ اللَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا تَرْتَجُونَ (الشوری: 30)  
 ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کثرت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت ہی باتوں سے درگزر فرماتا ہے۔  
 اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:   
 وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ مِّنْ الْأُولَىٰ وَلَآ تَعْلَمُونَ (البقرہ: 155)  
 ترجمہ: اور تم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، وہیں کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور بچوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔  
 مصیبت چاہے برے اعمال کے نتیجے میں ہو یا بطور آزمائش ہو، انسان اس حال میں صبر کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کر کے اس سے نجات کا سوال کرتا ہے تو اس کے لئے خیر خیر خیر ہے کیونکہ مومن کو لائق ہونے والی کسی بھی پریشانی پر صبر کرنے کا بدلہ، تمنا ہوں کی مغفرت، درجات کی بلندی اور بلا سباجرتی کا صبر کا سب سے بڑا بدلہ جنت کا حصول ہے۔ جب مومن تکلیف پر صبر کرے فائدہ کو سامنے رکھے گا تو تکلیف پر صبر بھی ہو جائے گا اور تکلیف سچ نظر آئے گی۔  
 اب چلیے اصل موضوع کی طرف اور جانتے ہیں کہ مصیبت سے نجات کا راستہ کیا ہے، مصیبت میں ایک مومن کا کردار کیا ہونا چاہئے اور اس سلسلے میں قرآن و سنت پر مبنی سچے واقعات ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں۔  
 (1) دعا کے ذریعہ مصیبت سے نجات: جب کسی مومن کو کسی قسم کا رنج و غم لائق ہو، وہ اسی وقت اپنی زبان سے کہے اللہ وانا الیہ راجعون اور نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے جیسا کہ ہم سورہ فاتحہ میں اقرار کرتے ہیں، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ یاد رہے مصیبت کے وقت اللہ ہی کو پکاریں، اسی طرح پکارنے میں نجات ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سچا واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں ہم سب کے لئے بڑی عبرت ہے۔  
 بد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

مقبول احمد سلمی  
 دنیا دار الامتحان ہے، یہاں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، ان آزمائشوں کے ساتھ ایک مومن کو زندگی گزارنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:   
 الدنیا جہنم المؤمنین ویت الاکافر (صحیح مسلم: 2956)  
 ترجمہ: دنیا دنیا جہنم ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔  
 جب زبان رسالت سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ دنیا مومن کے حق میں قید خانہ یعنی تکلیف کی جگہ ہے تو ایک مومن کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسے ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامنا ہوگا۔ مومن کو کھینچنے والی تکلیف کسی بھی قسم کی ہو سکتی ہے، اللہ کسی مومن کو مال میں آزمائش کا، کسی کو اولاد میں آزمائش کا اور کسی کو جسمانی طور پر آزمائش کا یعنی مومن کا سامنا کفر، بے چینی، خوف، بیماری، شغولیت اور ناکامی وغیرہ ہو سکتا ہے لیکن مومن ان مصائب و مشکلات سے ہرگز نہیں گھبراہٹتا ہے، نہ وہ جزع فرغ کرتا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کرے کہ مایوسی اور غلط راہ رومی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ صبر کا پہاڑ بن کر بڑی سے بڑی مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے۔  
 آج آپ کے سامنے ہمت و حوصلہ کی سچی داستانیں اور مصیبت سے چھٹکارا پانے والے پاکمال کرداروں کو بیان کرنا چاہتا ہوں جہاں سے مصیبت زدہ لوگوں کو حوصلہ ملے گا اور ان حوصلہ مندوں کی طرح مصائب کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے مصیبت سے نجات پانے والے سچے کرداروں کو بیان کروں، پہلے یہ جان لیں کہ مصیبت تقدیر کا حصہ ہے، ہمارے عقیدے میں ایسی بھی تقدیر پر ایمان لانا شامل ہے۔ پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اس کو وہی دور کر سکتا ہے لہذا مصیبت کے وقت ہم اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اسی سے مدد مانگیں گے۔ کسی پریشانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی برا آدمی ہے بلکہ اللہ کسی کو پریشانی میں مبتلا کر کے اس کے ساتھ بہتری کا معاملہ کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:   
 من یر اللہ فی شئ یرہ اللہ فیہ رزقاً (صحیح بخاری: 564)  
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و برکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب و آلام میں مبتلا کر دیتا ہے۔  
 اس لئے جس کسی مسلمان کے ساتھ آزمائش ہو اس کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ اس کو اچھا اظہار ہائے تیز نہیں بھیجے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ کو کچھ بڑگان ہونا، اس کا مذاق اڑانا اور لوگوں میں اس کی مصیبت کا ذکر کر کے اس کی عزت اچھا نہ ایک اچھے مسلمان کی علامت نہیں ہے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت اول و صلہ میں صبر کرنے کے ساتھ رونے دھونے اور غلوہ شکایت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:   
 وقع ایبومی ووجا شد ایبومی علیہ ورسا فی حجر امرأۃ من اہل قلم یصلع ان یرد علیہا یغشاها فلما افان قال: انا بری بمن بری من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری من: الصلوات، والحلقات، والاشاق۔ (صحیح بخاری: 1296)  
 ترجمہ: ایبومی اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبد اللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا (وہ ایک زور کی بیوی تھی) اور



## TIME FOR HEALTHY WINS



Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

### Key Features & Benefits



**Pre and Post-Hospitalization Expenses**



**Preventive Health Check-Up**



**Recharge Benefit**



**Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)**

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | IIN: BAJHUP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144  
J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No.: 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-JK-0015/15-11-2023